Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم هنگل (؟)

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	یکم جمادی الاول ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۳ ہجرت ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۳ مئی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۰۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میری بعثت کی ایک غرض تو یہ ہے کہ اسلام دوسرے ادیان پر غالب آ جائے

دوسری غرض میرے آنے کی یہ ہے کہ مسلمانوں میں وہ کیفیت پیدا ہو جو اسلام کا مغز اور اصل ہے

"میرے آنے کی دو غرضیں ہیں ایک یہ کہ ... میں ادیانِ باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پُر زور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلائل کے انوار اور برکاتِ سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتے رہے ... پس اسی غرض کے لئے مجھے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہاں یہ سچی بات ہے کہ اس غلبہ کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں اور نہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیاروں کے ساتھ بھیجا ہے جو شخص اِس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہوگا۔ مذہب کی غرض دِلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تلوار اُٹھائی ... وہ محض حفاظتِ خود اختیاری اور دفاع کے طور پر تھی اور وہ بھی اس وقت جبکہ مخالفین اور منکرین کے مظالم حد سے گذر گئے اور بے کس مسلمانوں کے خون سے زمین سُرخ ہو گئی۔ غرض میرے آنے کی ایک غرض تو یہ ہے کہ اسلام کا غلبہ دوسرے ادیان پر ہو۔ دوسرا کام یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں یہ صرف زبانوں پر حساب ہے اِس کے لئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا کی جائے جو اسلام کا مغز اور اصل ہے ... میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے دِلوں میں جو خدا تعالیٰ کی بجائے دُنیا کے بُت کو عظمت دی گئی ہے ... اس بُت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت ان کے دِلوں میں قائم ہو اور ایمان کا شجر تازہ بہ تازہ پھل دے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صد ۲۶۰ ، صد ۲۶۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل حضور کو بخار ہو گیا تھا اور کھانسی کی تکلیف بھی رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور کامیابیوں اور برکتوں سے معمور لمبی عمر دے آمین۔

ربوہ ۱۳ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کل تکان کی وجہ سے طبیعت کچھ علیل رہی آج نسبتاً بہتر ہے۔ نواب محمد احمد خان صاحب کل کراچی روانہ ہو گئے ہیں ان کی طبیعت تاحال علیل ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت عطا فرمائے اور آپ کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں کامل شفا بخشے۔ آمین

میری اہلیہ محترمہ ہفتہ عشرہ سے بیمار ہیں۔ اور مشن ہسپتال لائلپور میں زیرِ علاج ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ گلوکوز اور خون دیا گیا ہے۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ)

---

۲۷ مئی ـــ یومِ خلافت

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت جماعتِ احمدیہ میں سلسلہ خلافت جاری فرمایا۔ خلافت ایک نعمتِ الٰہی ہے اس کی برکات کو جاننا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔

لہٰذا حسبِ سابق امسال بھی تمام احمدی جماعتیں نہایت اہتمام کے ساتھ یومِ خلافت کے موقع پر جلسے منعقد کریں اور خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات کا اظہار تقاریر میں کریں۔

جلسوں کی رپورٹیں جلد سے جلد نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائی جائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۳ ہجرت ۱۳۵۴ھ
مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت کی بنیادی اہمیت اور اسکے حصول کا طریق

ایمان اور ہدایت دو علیحدہ علیحدہ کیفیتوں کا نام ہے لیکن یہ دونوں کیفیتیں ایک لحاظ سے ایک دوسرے سے علیحدہ بھی ہیں اور ایک لحاظ سے باہم دگر ایک بلکہ لازم و ملزوم بھی۔ پہلے انسان ایک صداقت کو صداقت یقین کر کے اُس پر ایمان لاتا ہے۔ اِس کے بعد جب وہ اُس ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بجالاتا ہے اور اِس اخلاص سے بجالاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی اُس کا مطلوب و مقصود بن جائے اور اُس کی یاد میں محو رہنا اُس کا شیوہ ہو جائے حتیٰ کہ دنیوی کاروبار میں مشغولیت کے دوران بھی ایک لمحہ کے لئے خدا کی یاد سے غافل ہونا اُس کے لئے ممکن نہ رہے تب جاکر اُسے ہدایت نصیب ہوتی ہے اور وہ عند اللہ ہدایت یافتہ شمار ہوتا ہے۔

بلحاظ ترتیب گو ایمان مقدم ہے اور ہدایت مؤخر لیکن بلحاظ اہمیت ہدایت کو ایمان پر فوقیت حاصل ہے۔ اگر ایک شخص صداقت کو صداقت تسلیم کر کے اُس پر ایمان تو لے آتا ہے لیکن ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اعمال صالحہ نہیں بجالاتا اور خدا تعالےٰ کی یاد میں محو رہنا تو کجا وہ بھُولے سے بھی خدا کو یاد نہیں کرتا اور ہردم اور ہر لحظہ دُنیا پرستی میں ہی غرق رہتا ہے تو وہ ظاہراً ایمان لانے کے باوجود ہدایت یافتہ قرار نہیں پاسکتا۔ ہدایت یافتہ وہ اُسی وقت کہلائے گا جب وہ ہر قسم کے گناہوں اور بداعمالیوں سے بکلّی مجتنب رہتے ہوئے ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بجالائے گا اور اِس اخلاص سے بجالائے گا کہ بجز رضائے الٰہی کے اور کوئی اُس کا مطلوب و مقصود نہ رہے اور اُسکی یاد سے غافل ہونے کا امکان ہی یکسر مفقود ہو جائے حتیٰ کہ یادِ الٰہی اُسکی رُوح کی غذا بن جائے یعنی اُسے یُوں محسوس ہونے لگے کہ اگر وُہ ایک لمحہ کے لئے بھی یادِ الٰہی سے غافل ہوگا اُس کا چین، اُسکی راحت اور اُس کا کیف و سرور سب جاتا رہے گا۔

اِس سے ظاہر ہے کہ اگرچہ ایمان لانا ضروری اور ناگزیر ہے لیکن ضروری نہیں کہ ہر ایمان لانے والا ہدایت یافتہ بھی ہو۔ ہدایت یافتہ شمار ہونے کے لئے ایمان کے مطابق پورے خلوص نیت کے ساتھ اعمال صالحہ کا بجالانا اور ان اعمال صالحہ کی بجاآوری میں صرف اور صرف رضائے الٰہی کو اپنا مطلوب و مقصود بنانا ضروری ہے وہ ایمان ایمان کہلانے کا ہی مستحق نہیں جس کے نتیجہ میں انسان کو ہدایت نصیب نہ ہو۔ ہدایت ثمرہ ہے ایمان کا۔ اگر ایمان لانے کے نتیجہ میں کسی کو یہ ثمرہ حاصل نہیں ہوتا تو اُس کا ایمان سراسر بے ثمر ہے اور بے ثمر ایمان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ اچھے انجام یا خاتمہ بالخیر سے وہی مشرف ہوتے ہیں جو محض ایمان لانے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ ہردم اور ہر آن اِس امر میں کوشاں رہتے ہیں کہ وہ عند اللہ ہدایت یافتہ قرار پائیں اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور خاص یہ ارشاد فرمایا کہ آپؐ بہر طور ہدایت یافتہ بننے کی اہمیت ایمان لانے والوں کے ذہن نشین کرائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قُلْ اِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ اَنَابَ ۝ۚۖ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ ؕ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ؕ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ ۝ (الرعد آیات ۲۸، ۲۹)

ترجمہ:۔ تو لوگوں سے) کہہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑتا ہے اور اپنی طرف راستہ اُسے دکھاتا ہے جو (اُس کی طرف) مائل ہوتا اور رجوع کرتا ہو (یعنی انہیں اپنی طرف ہدایت دیتا ہے) جو ایمان لاتے ہیں اور (پھر ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بجالانے میں اتنا شغف دکھاتے ہیں کہ) ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں۔ سمجھ رکھو کہ اللہ کو (ہمیشہ) یاد رکھنے سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے اور نیک (اور مناسب حال) اعمال بجالاتے ہیں اُن کے لئے ہی (بڑی) قابلِ رشک حالت اور بہترین واپسی کی جگہ (مقدر) ہے۔

اِن آیات میں انتہائی قابلِ رشک خوشحالی اور بہترین ٹھکانہ کو صرف ایمان کے ساتھ نہیں بلکہ ایمان کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی ہدایت کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا گیا ہے۔ اور واضح کیا گیا ہے کہ ہر ایمان لانے والا ہدایت یافتہ نہیں ہوتا بلکہ ہدایت اُن ایمان لانے والوں کو ہی ملتی ہے جو ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور پھر ایمان صالحہ بجالانے میں اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا مطلوب و مقصود بناتے ہیں اور چونکہ اللہ تعالیٰ ہی اُن کا مطلوب و مقصود ہوتا ہے اِس لئے وہ ہردم اللہ تعالیٰ کی یاد اور اُس کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں حتیٰ کہ یادِ الٰہی ہی اُن کی رُوح کی غذا اور اُن کے دل کی ٹھنڈک ہوتی ہے اور اِس سے ہی وہ اطمینان پاتے ہیں۔ اِس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ دائمی خوشحالی اور بہترین واپسی کی جگہ اور بہترین ٹھکانے کا نصیب ہونا صرف ایمان پر ہی نہیں بلکہ ایمان کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی ہدایت پر موقوف ہوتا ہے اِسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت نصیب ہونے کے لئے مسلسل اور بار بار دعا کرتے رہیں جیساکہ اِس قرآنی دُعا سے ظاہر ہے جو ہر نماز کی ہر رکعت میں کی جاتی ہے:۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ (الفاتحہ آیات ۶، ۷)

ہمیں سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کر (یعنی سیدھے راستہ پر چلا) اُن لوگوں کے راستہ کی طرف جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر نہ تو (بعد میں تیرا) غضب نازل ہوا اور نہ جو (ایمان لانے کے بعد) گمراہ ہوئے ۞

عجب کیا ہے کہ پھُوٹے چشمۂ آبِ زلال اب بھی

(مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب ایم۔ ایس سی، پی ایچ۔ ڈی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

مری آنکھوں میں پھرتا ہے ترا حسن و جمال اب بھی
تری یادوں سے روشن ہے گزرگاہِ خیال اب بھی

تمرّد ہے وُہی بُوجہل کا دُنیا کے پردے پر
تڑپتی پھر رہی ہے دشت میں رُوحِ بلال اب بھی

الاؤ تیز ہے چاروں طرف شعلے بھڑکتے ہیں
اِسی گلزار میں پلتا ہے ایماں کا نہال اب بھی

چٹانوں پر پڑی دم توڑتی ہے رُوحِ انسانی
عجب کیا ہے کہ پھُوٹے چشمۂ آبِ زلال اب بھی

بہت لعل و گہر موجود ہیں تہ میں جو تُو چاہے
تلاطم بحر میں ڈوبے تو لے موتی نکال اب بھی

سلیقہ بات کرنے کا نہ آیا سادہ لوحوں کو
ہے رمزِ مصلحت سے بے خبر صدقِ مقال اب بھی

قدم پہلا ہی سیدھے راستے پر ہو تو اچھا ہے
اگر آغاز بد ہے تو بُرا ہوگا مآل اب بھی

وُہ جس پر میں نے سارے ولولے قربان کر ڈالے
نصیرؔ اُس مہرباں کے دل میں ہے مجھ سی ملال اب بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور مذہبی آزادی

مکرم عبدالباسط صاحب طارق شاہد کلاس جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ

مذاہب عالم پر گہری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہر جہت سے کامل اور فطرت انسانی کے عین مطابق ہے اور انسان خواہ دنیا کے کسی خطے سے تعلق رکھتا ہو اس کے لئے اس کی تعلیمات قابل قبول ہیں اور ہر دور اور ہر تہذیب اسلام کے اصولوں کو اپنا کر اپنے نقائص دور کر سکتی ہے اور اسلام کے اصول ہر تہذیب کے پیروؤں کے لئے قابل عمل ہیں۔

اسلام کا خواہ تفصیلی مطالعہ کیا جائے یا اجمالی اس میں اتنا حسن ہے اور ایسی کشش ہے کہ صاحب بصیرت اور صاحب دل اس کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا اور فطرت صحیحہ بے اختیار اس کی طرف کھنچتی چلی جاتی ہے اسی خوبی کی طرف خدا تعالیٰ نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

(سورۃ مائدہ رکوع ۱)

ترجمہ:۔ آج ہم نے تمہارے دین کو تمہارے فائدے کے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔

بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین نے ایسا حسین نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا کہ متعصب ترین لوگ بھی اس حسن کردار کی داد دئے بغیر نہ رہ سکے۔ غرضیکہ اسلام کی خواہ تعلیم پر غور کریں یا اس کے عملی نمونوں پر، ہر جہت سے یہ خوبی اور حسن کا مرقع ہے۔

جبر کے چار منطقی نتائج

اسلام کی تعلیمات جہاں اپنے اندر حق و حکمت کے موتی پوشیدہ رکھتی ہیں اور دوسرے مذاہب سے اسلام کو برتر ثابت کرتی ہیں وہاں وہ اپنے مفہوم میں اتنی وسعت اور ایسی لچک رکھتی ہیں کہ غیر اس سے قابل اعتراض امور ڈھونڈ لیتا ہے اور اپنے بھی قلت تدبر پر بعض غلط فہمیوں کا شکار ہو کر ایسے مطالب اخذ کر لیتے ہیں جن سے اسلام کو دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ اس کی مثال جہاد کے حسین اور عظیم اسلامی حکم سے مذہبی جبر اور قتل مرتد جیسی ناگوار باتوں کا استنباط ہے ان احکام کو اسلام سے منسوب کرنا اسلام کے حسین چہرے کو داغدار کرنے کے مترادف ہے ایک ادنیٰ تامل سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جو مذہب کسی شکل میں بھی جبر کی تائید کرتا ہے۔ اس میں چار نقائص کی موجودگی کا امکان ہے

۱۔ جو مذہب جبر کا مؤید ہے وہ ذاتی حسن سے خالی مذہب ہی ہو سکتا ہے ورنہ حسن کی طرف تو انسان خود بخود کھنچا چلا جاتا ہے لیکن اسلام تو اتنا پرکشش ہے کہ

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ

یعنی غیر مسلم بھی اسلام سے محرومی پر بے چین ہیں۔

(۲) یا جبر کا قائل وہ شخص ہو سکتا ہے جس کا مقصد صرف پیروؤں کی تعداد میں اضافہ کرنا ہو نہ کہ بندے کا خالق حقیقی سے وصال لیکن اسلام تو کہتا ہے۔

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنی خدا کے حکم سے تھوڑے لوگ زیادہ تعداد پر غالب آجاتے ہیں۔

(۳) یا جبر کا قائل وہ مذہب ہو سکتا ہے جو منافقانہ زندگی گذارنے کو جائز سمجھتا ہو کیونکہ جبر سے قبول کیا ہوا مذہب کبھی دل میں نہیں اترتا اور انسانی سکون قلب کی دولت سے بھی محروم ہو جاتا ہے لیکن اسلام تو کہتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔

(۴) یا جبر کا قائل وہ مذہب ہو سکتا ہے جو اپنے پیروؤں کی اعلیٰ صلاحیتوں کی نشوونما کا خیال نہ رکھتا ہو اور اگر وہ تباہ ہو جائیں تو اس کو اس کی مطلق پرواہ نہ ہو لیکن اسلام تو ہر صلاحیت کو جلا بخشنے کی تلقین کرتا ہے جیسے فرمایا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ یعنی ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں تر حالت میں پیدا کیا ہے پس اگر اسلام میں جبر کی کوئی سی صورت بھی روا رکھی جائے تو مذکورہ بالا چار نقائص میں سے کسی ایک کی موجودگی کا اقرار کرنا پڑے گا جو اسلام کے روشن چہرے پر ایک بدنما داغ ہو گا حقیقت یہ ہے کہ اسلام تمام مذاہب کا احترام کرنا سکھاتا ہے جیسے فرمایا وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ یعنی خدا کے پیارے انبیاء ہر امت اور ہر قوم میں گذرے ہیں

قرآن اور مذہبی آزادی

قرآن مجید کی متعدد آیات سے مذہبی آزادی کی تائید اور جبر و استبداد کی نفی ہوتی ہے اسلام اس بات کی بڑی شدومد سے تائید کرتا ہے کہ ہر انسان کو مذہب کے اظہار اور اختیار کرنے میں مکمل آزادی ہونی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

(البقرہ)

یعنی دین کے معاملہ میں جبر جائز نہیں اسکی دلیل یہ ہے کہ ہدایت گمراہی سے بالکل الگ ہو کر واضح ہو چکی ہے جب حق و باطل واضح ہو جائیں تو انسان کو کوئی جبر قبول حق سے روک نہیں سکتی اور نہ رد باطل سے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر بات کو دلیل کے ساتھ تسلیم کیا جائے . . .

- - - - - - - -

. . . .

نہ کہ جبر یا اندھی پیروی سے چنانچہ فرمایا عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (یوسف) کہ میں اور میرے متبعین علی وجہ البصیرت حق و صداقت کو قبول کرتے ہیں پھر ایک اور جگہ فرمایا کہ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (نمل)

یعنی اے مخالفو اپنی سچائی کے حق میں کوئی دلیل تو پیش کرو پس حق و باطل کا فیصلہ دلائل سے ہو گا نہ کہ تشدد سے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ (کہف)

کہ ہر شخص ایمان یا کفر کے اختیار کرنے میں آزاد ہے کسی کو جبر سے تبدیلی عقیدہ پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

سورۃ توبہ میں ہے:۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ

یعنی اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے پھر اسکو اس کی امن والی جگہ پر پہنچا دے اس آیت میں کلیۃً ہر قسم کے جبر و تشدد کی نفی کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ جبر و تشدد کو مٹانے اور اس کے قائلین کو شکست دینے کے لئے جہاد کا حکم دیتا ہے فرمایا:۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ۔

یعنی ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین کو اختیار کرنا صرف اللہ کے لئے ہو جائے نہ کہ کسی قسم کے جبر و استبداد کے نتیجے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آیت اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور یاد رکھو کہ یہ حکم دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے ہے اگر ہم یہ حکم دے کر ایک قوم کو انصاف قائم کرنے کے لئے کھڑا نہ کرتے تو عیسائیوں کے گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کا نام بڑی کثرت سے لیا جاتا ہے سب گرا دی جاتیں پس جو مسلمان دین میں دخل اندازی کرنے والی جنگ کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے وہ درحقیقت اپنی مدد نہیں کرتا بلکہ ان کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ صرف اپنے مذہب کا دفاع نہیں کرتا بلکہ سب مذاہب کا دفاع کرتا ہے . . ."

Digitized by Khilafat Library Rabwah

... وہ لوگ جو اسلامی جہاد پر اعتراض کیا کرتے ہیں انہیں سوچنا چاہیئے کہ کیا اس قسم کی لڑائی مسلمانوں کے اختیار میں ہے کہ جب ان کا جی چاہے شروع کر دیں اور کفار کو نشانہ بنانا شروع کر دیں اس قسم کی جنگ کی ابتداء تو دشمن کی طرف سے ہی ہو سکتی ہے اور جب اس سے بچنا اس کے اختیار میں ہے تو اس کے بعد بھی اگر وہ ایسی جنگ کرتا ہے اور جبراً دوسروں کا مذہب ان سے بدلوانا چاہتا ہے تو یا تو وہ پاگل ہے اور یا پھر اس قابل ہے کہ اسے سزا دی جائے کیونکہ اسے اختیار تھا کہ وہ حملہ نہ کرتا۔ اسے اختیار تھا کہ وہ دوسروں پر ظلم نہ کرتا۔ اسے اختیار تھا کہ وہ دین کے لئے جنگ نہ کرتا اور اس طرح اپنے آپ کو ہلاکت...

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ
وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ
فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ
الْبَلٰغُ (آل عمران ع ۲)
وَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا
یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ
ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا
وَمَا اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ۔

یعنی اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کرو اگر وہ اسلام لے آئیں تو سمجھو کہ ہدایت پا گئے اور اگر پیٹھ پھیر لیں تو تجھ پر صرف پیغام الٰہی کا پہنچا دینا ہے جبر کرنا نہیں اور یہ اس لئے ہے کہ جو شخص ہدایت یا گمراہی اختیار کرتا ہے اس کا نفع و نقصان اسی کی ذات کو پہنچے گا اور کہدے کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں کہ تم ضرور ہدایت پا جاؤ گے)

پھر اللہ تعالیٰ نے وعظ و نصیحت پر زور دیا ہے کہ اس سے پاک روحیں ہدایت حاصل کرتی اور گنہ گار توبہ کرتے ہیں اور وعظ ایک مفید چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَذَکِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی (سورۃ اعلیٰ) کہ نصیحت کرو نصیحت مفید ہوتی ہے۔ پھر فرمایا اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ (غاشیہ) کہ تو صرف یاد دہانی کرنے والا ہے ان پر داروغہ نہیں ہے کہ جبر سے ان کو ضرور مومن بنائے)

مذکورہ بالا آیات قرآنیہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اسلام نے ہر انسان کو مذہب کی پوری پوری آزادی دی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی نمونہ سے اس کی بڑی شاندار مثالیں قائم فرمائی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے ایک وفد کو مسجد نبوی میں اپنی عبادت بجا لانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ فتح مکہ کے موقع پر ابوجہل کا بیٹا عکرمہ جب بھاگ کر حبشہ جا رہا تھا تو اس کی بیوی آپ کے پاس آئی اور درخواست کی کہ اسے اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے مکہ میں رہنے کی اجازت دے دیں حضور نے اسے اجازت دے دی۔ اس بات کا عکرمہ پر اس قدر اثر ہوا کہ اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر جب سارے مکہ والے حضور کے سامنے مجرم کی حیثیت سے کھڑے تھے اگر حضور چاہتے تو سب کو جبر سے اسلام منوا سکتے تھے یہ موقعہ دباؤ ڈالنے اور بزور شمشیر دین میں داخل کرنے کا بہترین موقعہ تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو معاف فرما دیا اسلامی جنگوں میں بے شمار جنگی قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگتے لیکن ایک مثال بھی ایسی نہیں کہ ان کو جبر سے مسلمان بنایا گیا ہو ہاں کوئی قیدی اگر اسلام کی تعلیم سے خود متاثر ہو جاتا تو یہ دوسری بات ہے ساری تاریخ اسلام میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جس سے ظاہر ہو کہ دین اسلام کسی سے بالجبر منوایا گیا ہے۔ دنیا کے جن جن ممالک میں اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں وہاں کی رعایا کے مذہبی جذبات کا حد درجہ خیال رکھا گیا اس حسن سلوک کا اثر یہ تھا کہ جب مسلمان کسی مجبوری کی وجہ سے وہ علاقہ چھوڑ گئے تو رعایا ان کی دوبارہ واپسی کی دعائیں مانگتی۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے حسن کو دنیا کی نظروں پر نمایاں کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا جنہوں نے اسلام کی صحیح روح کو دنیا سے روشناس کرایا اور اس پر ہونے والے ہر اعتراض کا مسکت اور شافی جواب دیا۔ جماعت احمدیہ نے اپنے اعلیٰ نمونہ اور مہذب و موثر تبلیغ سے لاکھوں آدمی اسلام میں داخل کئے ہیں خدا کے فضل سے آج جماعت احمدیہ کا ہر شخص سینے پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے کہ کسی جبر یا کسی لالچ یا کسی مجبوری نے مجھے احمدیت میں داخل نہیں کیا ورنہ آج احمدیوں کو کمزور سمجھ کر ان پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں کون بے وقوف ہو گا۔ جو ان کو کسی مجبوری سے قبول کرے بلکہ خدا کے یہ بندے خدا کی رضا کے لئے جب خود اس آگ میں کود جاتے ہیں تو آگ گلزار بن جاتی ہے آج احمدیت قبول کرنا جان اور اموال کو خطرے میں ڈالنے اور عزیز و رشتہ داروں کو چھوڑنے کے مترادف ہے لیکن اس کے باوجود لوگ تیزی سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

حق کے مخالفین کا کردار

مذاہب کی تاریخ پر اچٹتی سی نظر ڈالنے سے بھی محسوس ہوگا کہ جبر و تشدد ہمیشہ سے حق کے مخالفین کا وطیرہ رہا ہے اور وہ خدائی جماعتوں کو کمزور سمجھ کر بالجبر عقیدہ کی تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مٹھی بھر صحابہ پر قریش مکہ نے تیرہ سال تک مظالم کے پہاڑ توڑے جن کے تذکرے سے جبین انسانیت عرق آلود ہو جاتی ہے ان کا مطالبہ یہی تھا کہ توحید کو چھوڑ کر دوبارہ شرک میں داخل ہو جاؤ

اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا ذکر قرآن میں آتا ہے کہ وہ بھی جبر و تشدد سے حضرت شعیب پر ایمان لانے والوں کو تبدیلی عقیدہ پر مجبور کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ فرمایا

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَآ
اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا قَالَ
اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ (اعراف)

یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے متکبر سرداروں نے دھمکی دی کہ یا تو تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ یا ہم تم کو شہر بدر کر دیں گے اس پر آپ نے فرمایا کہ خواہ ہم اس بات کو ناپسند ہی کریں تب بھی کیا تم ایسا ہی کرو گے؟

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدمقابل فرعون بھی مذہبی تشدد کا قائل تھا اور مذہب کو وہ گویا ذاتی جاگیر سمجھتا تھا۔ چنانچہ قرآن مجید نے اس کا ایک فقرہ نقل کیا ہے

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا
غَیْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ
الْمَسْجُوْنِیْنَ۔ (شعراء)

یعنی اگر تو نے میرے علاوہ کسی کو معبود بنایا تو تجھے قید کر دوں گا۔ جب جادوگر حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئے تو فرعون نے کہا۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ
اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ
الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ
لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ۔
(شعراء)

یعنی تم میری اجازت کے بغیر ہی اس جادوگر پر ایمان لے آئے ہو اس خلاف ورزی کی وجہ سے میں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر تم کو صلیب دے کر ماروں گا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالفین نے بھی جبر و تشدد سے آپ کے عقیدے کو تبدیل کرنا چاہا اور آپ کو آگ میں ڈال دیا قرآن مجید میں ہے۔

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا
اٰلِهَتَكُمْ (انبیاء) یعنی اس کو جلا کر راکھ کر دو اور اس طرح اپنے معبودوں کی مدد کرو۔

اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے مخالفین بھی بالکل یہی جبر و تشدد کا وطیرہ اختیار کئے ہوئے ہیں حالانکہ وہ اسلام اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔ گذشتہ سال محض مذہبی اختلافات کی بناء پر انسانوں کا ارزاں خون بہایا گیا۔ مکانوں کو آگ لگائی گئی اور سوشل بائیکاٹ سے احمدیوں کو دکھ دیا گیا کیا اسلام کی یہی تعلیم ہے ایسے عقائد رکھنے والے مسلمان غیر مذاہب والوں کو اسلام پر اعتراض کا موقعہ دیتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے

جماعت احمدیہ اور مذہبی رواداری

حضرت بانی سلسلہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت کو صبر کی تلقین فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں

"گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار"

پھر اپنی جماعت کو مذہبی رواداری کا سبق دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ یہ تنگ ظرفی کا نشان ہے کہ انسان اختلاف شریعت و مذہب کی وجہ سے اخلاق کو بھی چھوڑ دے اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور۔ یہ انسانی اخلاق کی خوبی اور کمال ہے کہ باوجود اختلاف رائے کے اخلاقی کمزوری نہ دکھائے اور یہ بھی خوبی کی بات ہے کہ جب مخالف رائے کو سنے تو فوراً جوش دینے کو تیار نہ ہو جائے کیونکہ یہ تو محض ہار جیت کی خواہش ہوگی لیکن اس رائے کے صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے اس پر غور کرنا چاہیئے اس سے علم و حکمت پیدا ہوتی ہے" (ملفوظات جلد ہفتم ۲۱۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۲۰۳۲

میں رحیم بی بی بیوہ چوہدری عطا محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال۔ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵/۴/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ بچوں کی طرف سے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رحیم بی بی بیوہ چوہدری عطاء محمد صاحب محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور c/o چوہدری عطاء اللہ محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ گواہ شد چوہدری عطاء اللہ (پسر موصیہ) گواہ شد چوہدری عزیز احمد ایم۔اے ولد چوہدری عبداللطیف صاحب امیر راجہ پارک ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۰۳۳

میں نور محمد خان ولد چوہدری میاں محمد خان صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۹۵ بیریانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵/۴/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی ۳۲ کنال واقع چک نمبر ۲۹۵ بیریانوالہ مالیتی ۴۰،۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت عرائض نویسی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا زمینداری سے تقریباً ۸۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے اس کا حصہ آمد بشرح چندہ عام داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نور محمد چک نمبر ۲۹۵ گ۔ب بیریانوالہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد چوہدری عطاء اللہ ولد میاں حسین بخش صاحب محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ گواہ شد چوہدری غلام محمد ولد اللہ بخش صاحب چک نمبر ۲۹۵ گ۔ب بیریانوالہ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۰۳۴

میں خدیجہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب قوم سدھو پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خدیجہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب مکان نمبر ۱۸ حسین سٹریٹ نمبر ۳ مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد غلام احمد ولد میاں جمال دین صاحب (خاوند موصیہ) گواہ شد ناصر احمد (پسر موصیہ) مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۰۳۵

میں ناصر احمد ولد غلام احمد صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ گنج لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۴۴/۵۸۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد ناصر احمد ولد غلام احمد صاحب مکان نمبر ۱۸ حسین سٹریٹ نمبر ۳ مغلپورہ لاہور گواہ شد غلام احمد (والد موصی) مغلپورہ لاہور گواہ شد طاہر احمد (برادر موصی) مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۰۳۶

میں نذیراں بیگم زوجہ عبدالکریم صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی ۳۷۵/- روپے

۲۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

مبلغ ۱/- روپیہ ماہوار بطور چندہ وصیت باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نذیراں بیگم زوجہ عبدالکریم صاحب توحید پارک مغلپورہ گنج ضلع لاہور۔ گواہ شد۔ غلام احمد ولد جمال الدین صاحب مغلپورہ گنج ضلع لاہور۔ گواہ شد۔ ناصر احمد ولد غلام احمد مغلپورہ گنج ضلع لاہور

بقیہ صفحہ ۲

پھر آپ حقیقت جہاد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت میں تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اسکے حقائق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں اسلئے وہ تمام لوگ آگاہ رہیں جو اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراض کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔۔۔۔ ۔۔۔ اب خدا تعالیٰ نے چاہا ہے اور اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ ان تمام اعتراضوں کو اسلام کے پاک وجود سے دور کر دے۔ جو خبیث آدمیوں نے اس پر کئے ہیں۔ تلوار کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کا اعتراض کرنے والے اب سخت شرمندہ ہوں گے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۷۶)

پس جماعت احمدیہ اس بات کی قائل ہے کہ مذہب میں فی ذاتہ ایسی کشش ہونی چاہیئے کہ انسان اس کو قبول کرے نہ یہ کہ زبردستی جبر سے اس کو کوئی عقیدہ منوایا جائے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی صحیح تعلیمات سے دنیا کو آگاہ فرمائے اور ہر قسم کی غلط فہمیوں کو دور فرمائے اور اسلام کو تمام دنیا میں غالب کر دے۔ انّ اللہ علیٰ کلّ شیءٍ قدیر۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ اقبال احمد صاحب بھٹی دکاندار رحمت بازار ربوہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

(حکیم محمد اسلم فاروقی دارالعلاج رحمت بازار ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم چوہدری فضل الٰہی صاحب کئی روز سے سانس کی تکلیف سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خالد ممتاز مہناکس۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

ھُوَالشّافی

بواسیر PILES

کی مشہور دوا پائلز کیور PILES CURE
کے تجربہ کے بعد جناب محمد طارق خان صاحب [illegible] لکھتے ہیں
"آپ مجھے ایک کورس نہیں بلکہ پانچ کورس بھیج دیں کیونکہ میں بقایا کورس اور لوگوں کو دیدونگا جو کہ اس مصیبت سے نجات پاکر آپ کو اور مجھے دعا دیں گے۔"

قیمت فی کورس ۱۰/-
نمونہ کی خوراک مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر کام کے کرتے وقت یہ امر ذہن نشین رکھو کہ موت کی گھڑی یقیناً آنیوالی ہے

اس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی آیت وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہر ایک کام جب کرو، اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے۔ دشمنی میں، دوستی میں۔ عداوت اور محبت میں۔ مقدمہ ہو یا صلح ہو۔ غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آ جاوے۔ وہ کونسا وقت ہو گا جب دُنیا سے اُٹھ جاویں گے اور اس وقت ماں۔ باپ۔ بیوی۔ بچے۔ دوست۔ یار۔ کُنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان۔ مال۔ دولت۔ غرض کوئی چیز نہ ہو گی جو اُس وقت ساتھ دے سکے۔ اُس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جا سکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہو گا۔ خواہ اچھا ہو خواہ بُرا ہو۔ اور جیسا عمل ہو گا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا۔

جیسے تم ہر روز دُنیا میں دیکھتے ہو کہ ایک زمیندار گیہوں کے بیج بو کر جَو یا جَو بو کر گنّے کا پھل نہیں لے سکتا۔ پس اسی طرح ہر جیسے عمل ہوں گے بدلہ اُن کے ہی موافق اور رنگ کا ہو گا۔ یہی سچّی بات ہے کہ بھلے کام کا پھل دُنیا اچھا اُٹھاتی ہے۔ پس یہ بات ضرور ضرور یاد رکھو کہ جن کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے اور مکر و فریب اور کیا کیا شرارتیں کرتا ہے وہ اس آخری ساعت میں اس کے ساتھ نہ جائیں گی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جائیگا بادشاہوں کی بادشاہت۔ امیروں کی امارت۔ دوستوں کی دوستی۔ کُنبہ۔ گھر۔ پڑوس۔ گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہ جاتے ہیں۔ پس اِن ساری باتوں کو غور کرو اور موت کی آنے والی اور یقیناً آنیوالی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو اور اس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کر لو کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملے گا جبکہ اعمال بھی نیک ہوں گے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل ص۲، ص۳)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ ڈاکٹر گلزار احمد صاحب کی اہلیہ بیمار ہیں۔ ان کا آپریشن ہونے والا ہے احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(مبشر احمد۔ بہاولپور)

۲۔ مکرم ارشاد احمد صاحب صدیقی آف لدھے والہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ آجکل کراچی میں شدید بیمار ہیں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

۳۔ میرے والد محترم محمد یعقوب ملک صاحب عرصہ دراز سے جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست دعا ہے۔

(محمد افضال اظہر۔ راولپنڈی)

۴۔ میرا بچہ نعمان احمد کئی ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت عزیز کی جلد شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام محمد غازی معلم وقفِ جدید)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں تو پتہ نہیں کتنے مال کی ضرورت ہے اور کتنے سامان کی ضرورت ہے ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام غالب آئے ہم اپنی آنکھوں سے بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے دیکھ لیں۔"

اِس نیک مقصد کے حصول کے لئے اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مرکزی سالانہ امتحانات

امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہونے والے امتحانات ۸ جون ۱۹۷۵ء بروز اتوار منعقد ہوں گے۔ قائدینِ کرام سے التماس ہے کہ وہ اپنے خدام کو ان امتحانات کی پوری تیاری کروائیں۔ نیز ۲۰ مئی تک پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرماویں۔

(مہتمم تعلیم)

ضرورت اساتذہ

جامعہ احمدیہ میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ سلسلہ کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنے کوائف مع تصدیق امیر صاحب جلد از جلد ارسال فرماویں:- (۱) اُردو (۲) انگریزی۔

اِس کے علاوہ ایک سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل (ریٹائرڈ ٹیچر کو ترجیح دی جائے گی)۔ ایک پی ٹی آئی (تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی) اور ایک لائبریرین جو ڈپلومہ ہولڈر ہو کی بھی ضرورت ہے۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔

(وکیل التعلیم تحریکِ جدید)

فضل عمر درس القرآن کلاس کے لئے دعوت

جون ۱۹۷۵ء کے دوسرے ہفتہ ان شاء اللہ العزیز قرآن مجید کی تدریس کے لئے مرکز سلسلہ میں تین ہفتہ کے لئے منعقد ہو رہی ہے جماعتوں کے مناسب نمائندوں کی شمولیت ضروری ہے

خواتین کے لئے پردہ کے ساتھ تدریس کا مرکزی لجنہ اماء اللہ کی زیرِ نگرانی انتظام ہوتا ہے۔

شمولیت اختیار کرنے والے احباب نظارت ہذا میں براہِ راست اطلاع دیں اور مستورات محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کو اطلاع فرمائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

(تعلیم القرآن)

طالبعلموں کیلئے خاص الخاص رعایت
میموریل فوٹو سٹوڈیو ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah